(قسط ۲)

"فتوّت" یا "جوانمردی"

مسلمانوں کا ایک اجتماعی و رفاہی نظام

تحقیق از :- ڈاکٹر محمد ریاض ایم اے، پی ایچ ڈی (تہران)

جوانمردوں کی مخصوص اصطلاحات

یہاں تک "نظام جوانمردی" کا خاکہ پیش کیا گیا ہے - اس نظام کی کسی قدر تفصیلات، عروج و زوال کی داستان ابھی ذکر کرنا باقی ہے مگر آگے بڑھنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس نظام کے عاملین کے درمیان جو چوبیس مخصوص اصطلاحات رائج تھیں، ان کے معانی لکھ دیئے جائیں کیونکہ اس کے بغیر "کتب الفتوّۃ" کو سمجھا نہیں جا سکتا۔

۱ - **اخذ** : جوانمرد کا خرقہ چھین لینے اور اُسے معطّل کرنے کی اصطلاح ہے۔ کسی بدعملی کی بنا پر "پدرفتوّت" (رئیس گروہ) جوانمرد کا مخصوص لباس اُتروا کر اُسے برادری سے خارج کر سکتا تھا تاآنکہ وہ تلافیٔ مافات نہ کرے۔

۲ - **بکر** : لشکرِ جوانمردی کا "رکروٹ"۔ تازہ وارد، جو فتیٰ یا جوانمرد بنا ہو۔

۳ - **بیت** : فتیان برادری کی ایک خاص تعداد، خاص کر ایک لنگر خانے یا اجتماع گاہ میں جمع ہونے والے لوگ۔

۴ - **تعبیر** : "کبیر" کے درجے سے "جدّ" تک ترقی کرنے کی اصطلاح ہے۔

۵ - **تکمیل** : "امیدوار فتوّت" کا "فتیٰ" بننے کے لئے مراحل مذکورہ کے طے کرنے کو کہتے ہیں۔

۶ - "**جدّ**" : جوانمردوں کے کسی "بیت" کا ناظم اعلیٰ جس کی حیثیت مُرشد کی ہوتی ہے۔

۷ - **حزب** : بیت کا ایک حصہ ہے۔ ایک بیت میں تعداد کے لحاظ سے دو یا زیادہ "حزب" ہوتے تھے۔

۸ - **دکش** : ایک قسم کی غیر شائستہ بات اور طنز ہے۔ "گروہِ فتوّت" سے جُدا ہونے والے یا "اخذ" کے عمل

کے تحت آجانے والے کی خاطر استعمال ہوتی تھی (نا اہل یا اخراج شدہ کے معنی میں)۔

۹۔ رفیق: دوستِ عزیز اور ہمدم و دمساز کے معانی میں۔ ہر جوانمرد دوسرے کو رفیق یا اخی کہتا تھا (اسی خاطر فتوّت کا ایک نام رفاقت یا اخیت بھی ہے)۔

۱۰۔ "رمی": "کبیر" کی بداعمالی کی وجہ سے اُس کے "محاکمے" اور اُسے معطّل کر دینے کی اصطلاح ہے۔ یہ کام "فتیان" کی شکایات پر عمل ہوتا تھا۔

۱۱۔ زعیم: بیت یا مختلف احزاب کے فتیان کا ناصح اور مبلّغ۔

۱۲۔ شدّ: جوانمردوں کی رسمِ کمر بندی (BELT _ FASTENING) کا نام ہے جس کا ذکر ہو چکا۔

۱۳۔ شرب: کاس الفتوّۃ (آبِ نمکین) سے پینے کی اصطلاح تھی۔

۱۴۔ عیب: ایسا کام جس سے ابطالِ فتوّت ہو جائے مثلاً ذخیرہ اندوزی اور دھوکا دہی وغیرہ۔

۱۵۔ کبیر: (اب، مقدّم یا پدر)۔ گروہِ فتیان کا سنیئر ممبر، جس کے ماتحت "طلاب" ہوتے تھے۔

۱۶۔ محاضرہ: روزمرہ، ہفتہ وار یا کسی خاص مقصد کی خاطر "فتیان کے اجلاس کو بلانے" کی خاطر مستعمل ہوتا تھا۔

۱۷۔ محاکمہ: "رمی" میں اشارہ ہو چکا ہے کہ جوانمرد اپنے حقوق کے تحفظ کی خاطر "کبیر" کے خلاف درخواست دیتے اور زعیم یا کسی دوسرے شخص / اشخاص کو حکم بنا کر دادخواہی کرتے تھے۔

۱۸۔ مسابل: "طالبوں" کا گروہ جو ایک "مطلوب" کے ماتحت ہوں۔

۱۹۔ نسبت: تصوّف کی نسبت کی مانند، اپنا خرقۂ فتوّت بزرگوں سے مربوط کرنے کو کہتے تھے۔

۲۰۔ نقیل: (جمع نقلہ) "نقل / انتقال" سے ماخوذ ہے۔ ایک "کبیر" یا "حزب" سے دوسرے کبیر یا حزب میں تبدیل ہو جانے کی اصلاح تھی۔ ایسا جوانمرد نقیل کہلاتا تھا۔

۲۱۔ نقیب: جوانمردوں کا ناصح اور ان کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کا منصف۔

۲۲۔ وقف: جدّ کسی مصلحت کی بنا پر "محاضرہ" کی اجازت کو موقوف کر سکتا تھا۔ یہی وقف تھا اور اس سلسلے میں جدّ مجاز تھا۔

۲۳۔ وکیل: کبیر کا نائب اور قائم مقام "وکیل" کہلاتا تھا۔

۲۴۔ ھبہ: ایک کبیر اگر کسی رفیق کو، اُس کی رضامندی سے، دوسرے کبیر کے ہاں بھیج دے تو اُسے ہبہ

کہا جاتا تھا۔[۳۵]

یہی وہ درجن خاص اصطلاحات ہیں جنہیں ہم نے حروفِ ابجد کی رو سے ترتیب دیا ہے۔ تمام اصطلاحات لغوی معانی کے لحاظ سے بھی اقرب ہیں۔

فتوت دیارِ فرنگ کے اسلامی مراکز میں

"دیارِ فرنگ کے اسلامی مراکز" سے ہماری مراد اسپین (ہسپانیہ یا اندلس) اور جزیرہ سسلی (صقلیہ) ہے جو کئی سو سال تک اسلامی تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہ چکے ہیں۔ اس سرزمین کے مسلمانوں کے بارے میں مرحوم اقبال "بالِ جبریل" (صفحہ ۱۳۳) میں کیا خوب فرماتے ہیں:-

آہ وہ مردانِ حق، وہ عربی شہسوار　　حاملِ "خلقِ عظیم"، صاحبِ صدق و یقین
جن کی نگاہوں نے کی، تربیتِ شرق و غرب　　ظلمتِ یورپ میں تھی، جن کی خرد راہ بین
جن کے لہو کی طفیل، آج بھی ہیں اندلسی　　خوش دل و گرم اختلاط، سادہ و روشن جبین

"جوانمردی" کے آثار و علائم یورپ میں پانچویں صدی ہجری (گیارھویں صدی عیسوی) سے نظر آتے ہیں۔ جرمن قبائل نے غالباً ان رسوم و آداب کو دوسروں سے پہلے اپنایا ہے۔ آنجہانی پروفیسر ڈاکٹر نکلسن[۳۶] نے اعتراف کیا ہے اور پروفیسر کے۔ حتی[۳۷] کی بھی یہی رائے ہے کہ ان رسوم و آداب کے بانی عرب مسلمان اور زیادہ تر شامی تھے۔ اسپین کے تمام بڑے بڑے شہر مثلاً اشبیلیہ، غرناطہ اور قرطبہ جوانمردوں کے مرکز تھے اور عیسائی عمائد بھی اپنی اولاد کو ان شہروں میں تربیت حاصل کرنے کی غرض سے بھیجتے تھے۔ عیسائیوں کی بڑی توجہ اس بات پر مبذول تھی کہ ان کی اولاد فنونِ حرب، شاہسواری اور ورزشی آداب سیکھیں۔ جزیرہ سسلی کا بھی یہی حال تھا۔ البتہ سرزمین مغرب میں اسلامی فتوت کا پودا عرب و عجم کے ممالک کے سے نتائج نہ پیدا کر سکا۔ مشرقی فتوت، جیسا کہ مزید واضح ہوگا، اخلاقیات اور تصوف سے زیادہ ہم آہنگ تھی مگر سرزمینِ مغرب کے فتیان کی توجہ عبادات و تصوف سے زیادہ اجتماعی مشاغل پر تھی۔ یہی اجتماعی مشاغل اہلِ فرنگ کی تنظیموں کا جزو بنے اور اسلامی

۳۵۔ تفصیل، کتاب الفتوۃ ابن المعمار صفحہ ۱۹۰-۲۳۰، نفائس الفنون فی عرائس العیون جلد دوم (تہران) صفحہ ۱۲۰-۱۲۲۔

۳۶- LITERARY HISTORY OF THE ARABS, LONDON, PAGE, 84

۳۷- HISTORY OF THE ARABS BY K. HITTI, PAGE 90

تہذیب نے مغربیوں کو KNIGHT ERRANCY CHIVALRY[۳۸] اور KNIGHTHOOD وغیرہ کی اصطلاحات وضع کرنے میں مدد دی ہے۔

ہسپانیہ میں فتوت اسلامی کا زریں دور تیسری اور چوتھی صدی ہجری کا زمانہ ہے۔ عبدالرحمٰن سوم (الناصر الدین اللہ ۳۰۰ - ۳۵۰ھ) حکم دوم (المستنصر باللہ ۳۵۰ - ۳۶۶ھ) اور ہشام دوم (المؤید باللہ ۳۶۶ - ۳۹۹ھ خاص کر اُس کے لائق وزیر اعظم حاجب المنصور متوفی ۳۹۲ھ کی کوشش کے نتیجے میں) کے عہدِ حکومت میں مراکزِ جوانمردی کی تشکیل پر بڑی توجہ مبذول رہی ہے۔ ہسپانیہ کے جوانمردوں (یہاں عورتوں کو بھی ان مراکز میں شمولیت کی اجازت حاصل تھی) کے نمایاں اوصاف شاہسواری، تیراندازی، نیزہ بازی، شمشیر افگنی، عمومی شجاعت، سخاوت اور (دو عجیب اوصاف) عشقِ باعفت اور شعر گوئی کی قوت ہے ــ یہ آخری دو اوصاف ہسپانیہ کی عربی شاعری میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

الفارسیوں (شاہسواروں) کے لئے ضروری تھا کہ وہ بااخلاق اور بے حیائی کے کاموں سے کنارہ کش رہیں۔ اندلسی جوانمرد وہ تھا جو فصیح و بلیغ اور شاعر و ادیب ہو، دل کو عشقِ مجازی سے لبریز رکھے۔ مگر باعفت ہو اور اس طرح عشقِ حقیقی کی طرف ترقی کرتا جائے۔ شاعری کی شرط سے یہ نقصان ہُوا کہ اچھے اچھے شاہسوار گروہِ فتیان (یہاں جوانمردوں کا ایک نام زوا قیل تھا) میں شامل نہ ہو سکے اور عشق و محبت کی شرط نے کئی کو باعفت نہ رہنے دیا اور فتیان کی برادری سے خارج کر دیئے گئے[۳۹]۔ موسیٰ بن ابی الغفران، جس نے کئی مرتبہ غرناطہ پر عیارانہ شبخوں مارے اور فرڈیننڈ و نجم کی فوجوں کو کئی بار تہس نہس کیا، ایک معروف جوانمرد اور شاہسوار تھا۔ ایک دوسرا جوانمرد یوسف بن تاشفین (م ۵۰۰ھ) تھا۔ صلیبی جنگوں کے دور سے ہسپانوی جوانمردوں نے وہی آداب اختیار کئے جو عرب و عجم کے فتیان کے ہاں معمول تھے اس خاطر ان کے جداگانہ

---

۳۸ ERRANCY / ERRANTS کا مادہ ERR بمعنی غلطی اور گناہ کرنا ہیں اور لفظ "عیار" کی مناسبت سے وضع کیا ہُوا نظر آتا ہے۔

۳۹۔ تفصیل: مجلہ نقوش لاہور ۱۹۵۸ء، سید علی عباس جلالپوری صاحب کا مقالہ صفحہ ۲۴۳، تاریخ اسلام کے حیرت انگیز لمحات (مؤلفہ عبدالحنان مصری) مترجم، محمد عبدالوہاب ظہوری حیدرآباد دکن صفحہ ۱۵۰ - ۱۵۱ اور دائرۃ المعارف اسلامی (انگریزی) ۱۹۶۵ء جلد اول لفظ ــ "FUROSIAT"

ذکر کی ضرورت نہیں ہے۔

فتوّت اور صوفیہ

اُوپر عرض ہُوا کہ مشرقی جوانمردی، تصوّف سے بہت مشابہ تھی۔ صوفیہ کی جوانمردی کے بارے میں اقوال بھی نقل کیے گئے۔ فتوّت اور تصوّف کا اتنا قریبی رابطہ رہا ہے کہ بعض اوقات یہ دونوں مسلک ایک ہی نظر آتے ہیں اگرچہ ایک نہ تھے۔ ان دونوں مسلکوں کا آغاز، ارتقاء اور زوال تقریباً ہم زمان رہا ہے۔ ان دونوں مسلکوں کی کتابوں میں لکھنے والے ایک دوسرے کی تائید کرتے رہے مثلاً اِن تصوّف کی کتابوں میں "جوانمردوں" کا ذکر ملاحظہ فرمائیے: قوت القلوب، مؤلفہ ابوطالب مکّی (م ۳۸۶ یا ۳۹۰ھ)۔ "الرسالۃ" تالیف شیخ ابوالقاسم قشیری (م ۴۶۵ھ)، شیخ عطار نیشاپوری کا "تذکرۃ الاولیاء"۔ محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸ھ) کی "الفتوحات المکیّہ"۔ خواجہ محمّد پارسا نقشبندی (م ۸۲۲ھ) کی "فصل الخطاب لوصل الاحباب" اور حافظ ابن الکربلائی (م ۹۹۷ھ) کی تالیف "روضات الجنان وجنات الجنان' جلد اوّل"[۴۰] وغیرہ۔ فتوّت کی معروف کتابوں میں بھی صوفیہ کا اسی طرح ذکر ہے۔ کئی فتیان، بعد میں صوفی بن گئے مثلاً ابوحفص عمر بن سلمہ حدّاد نیشاپوری (م تقریباً ۲۶۵ھ)، ابوحامد احمد بن خضرویہ بلخی (م ۲۴۰ھ) اور ابوالحسن علی بن احمد پوشنگی (م ۳۸۴ھ) وغیرہ[۴۱] یہ سب ملامتیہ گروہ کے صوفی تھے۔

ملامتیہ صوفیہ کے بارے میں یہاں تفصیل[ب] پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو اپنے باطن کی اصلاح کی خاطر ظاہر کو قابلِ ملامت بناتے تھے۔ اپنی خوبیوں کو عمداً چھپاتے اور برائیوں کو طشت از بام کرتے۔ تاکہ اس بہانے اپنی تعریف سننے کے فتنے سے بچے رہیں۔ ابن عربی نے اسی خاطر فرمایا ہے کہ: "جوانمرد، ملامتیہ کے بمنزلۂ شاگرد ہیں"[۴۲] اتنا نکتہ نظر میں رکھنا چاہیے کہ ملامتیہ، اپنے ان اعمال کو غیر معمولی انکسار اور ایثار کی بناپر "جوانمردی" کا نام دیتے تھے۔ علّامہ شمس الدین محمّد آملی (م تقریباً ۷۵۳ھ) اپنی

۴۰۔ طبع تہران ۱۹۶۴ء۔ مصحح میرزا سلطان القرآئی ہیں اور دوسری جلد زیرِ طبع ہے۔

۴۱۔ سرچشمۂ تصوّف در ایران صفحہ ۱۳۲ نیز ارزشِ میراثِ صوفیہ تالیف ڈاکٹر عبدالحسین زرّین کوب تہران صفحہ ۲۱۱۔

ب۔ کسی قدر تفصیل کی خاطر راقم الحروف کا مقالہ "صوفیہ کا ملامتیہ فرقہ"، ماہنامہ المعارف لاہور۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء۔

۴۲۔ الفتوحات المکیّہ منقول از: الصلۃ بین التصوّف والتشیع جلد دوم صفحہ ۲۱۸۔

تالیف "نفائس الفنون فی عرائس العیون" جلد دوم میں فرماتے ہیں: "جب تک جوانمردی انتہا کو نہ پہنچ جائے ولایت کی ابتداء نہیں ہوتی۔ جوانمردی، تصوّف کی ایک شاخ ہے۔" اور مرحوم اُستاد سعید نفیسی (م ۱۹۶۶ء) نے درست لکھا ہے کہ: "ایران کے بیشتر صوفیائے کرام نے تصوّف کو خواص اور فتوّت کو عوام کی خاطر ضروری جانا، دونوں کو مخصوص گروہ کی خاطر نظر میں رکھا اور دونوں مسلکوں کو دوش بدوش رواج دیتے رہے ہیں"[۴۳]

تصوّف اور فتوّت کے بارے میں یہ اشارہ ختم کرنے کی خاطر ہم چند صوفیہ کے اسمائے گرامی لکھ رہے ہیں جنہوں نے فتوّت پر عمل کیا، اس مسلک کے بارے میں کتابیں لکھیں اور اس طرح حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ایک ساتھ کامیابی کے ساتھ نباہا ہے: خواجہ عبداللہ انصاری ہراتی (م ۴۸۱ھ)، نجم الدین زرکوب تبریزی (م ۷۱۲ھ)، سید علاء الدولہ سمنانی، عبدالرزاق کاشانی (م ۷۳۶ھ)، امیر سید علی ہمدانی اور مُلّا واعظ حسین کاشفی ہروی وغیرہ[۴۴]

خلفاء اور بادشاہوں کی طرف سے نظامِ جوانمردی کی سرپرستی

سرزمین اسپین میں نظام فتوّت کی حکّام کی طرف سے سرپرستی اور حمایت کی طرف اشارہ کیا جاچکا اب مشرقی ممالک کی کیفیت دیکھنا باقی ہے۔ امیر عنصر المعالی کیکاؤس زیاری گرگان اور اُس کے نواح کا حاکم اور سلطان محمود غزنوی غازی کا بہنوئی تھا۔ اس نے ۴۷۵ھ میں اپنے بیٹے گیلان شاہ کی نصیحت کی خاطر کتاب "قابوس نامہ" کو تالیف کیا اور اُس کے آخری چوالیسویں باب کو آدابِ جوانمردی کے لئے مختص کیا۔ لکھتا ہے: "جوانمرد کو تین باتیں مدِنظر رکھنا ضروری ہیں: جو کہے اُسے کر ڈالے۔ قول و فعل میں راستی اور صداقت کو ملحوظ رکھا جائے اور صبر و شکیبائی کو شعار بنایا جائے۔ قول و فعل میں مطابقت، راست گفتاری اور صبر میں فتوّت کے سارے اوصاف کا عکس موجود ہے۔ حقیقی جوانمرد وہ ہے جس میں چند

جـ۔ طبع تہران صفحہ ۱۱۲، ۱۱۴۔

۴۳۔ سرچشمہ ...... صفحہ ۱۳۲۔

۴۴۔ ان کے علاوہ شیخ شہاب الدین سہروردی (م ۶۳۲ھ) کی ایک کتاب "کتاب الفتوۃ" (فارسی) ہے جس کا مخطوطہ بشمارہ ۲۱، اُستاد ڈاکٹر علی اصغر حکمت نے تہران یونیورسٹی کے دانشکدہ ادبیات کو ہدیۃً دے دیا ہے۔ نجم الدین، علاء الدولہ اور احمد بن الیاس نقاش خرتبرتی کے فتوّت نامے استنبول یونیورسٹی کے مجلّہ دانشکدہ اقتصاد کے خاص نمبر "۱۹۴۹ء - ۱۹۵۰ء شمارہ ۱ تا ۴ صفحہ ۶ تا ۳۶۰" میں چھپ چکے ہیں۔

اور نمایاں خوبیاں نظر آئیں ۔ دلیری، مردانگی، وعدہ وفائی، تحمّل، پاک دلی اور پاک دامنی۔ وہ اپنے فائدے کی خاطر کسی کا نقصان نہ کرے ہاں اپنے نقصان سے کسی دوسرے کا بھلا کر دے تو یہ ایثار اور روحِ فتوّت ہے۔ کمزور پہ ہاتھ نہ اُٹھائے، گرفتارانِ بلا پہ ظلم روا نہ رکھے اور محتاجوں کی مدد کرے۔ مظلوموں کی داد رسی کرنا، سچ کہنا اور سچ سُننا، دوسروں کا حق ادا کرنا، نمک حلالی، وفاداری اور ریاکاری سے اجتناب اُس کا شعار ہو۔ بیٹا! تم ان صفات کو اپنانے کی کوشش کرو۔" [۴۵]

صلیبی جنگوں کے قہرمان سلطان صلاح الدین ایوبی (م ۵۸۹ھ)، اُس کے معاصر حاکم شام اسامہ ابو المظفر (م ۵۸۴ھ) اور صلیبی جنگوں کے ایک دوسرے ہیرو سلطان ملک الظاہر بیبرس (م ۶۷۶ھ) نے جوانمردوں کو اپنے جھنڈے تلے جمع کر کے ہی دشمنانِ اسلام کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ عام مؤرخین ان لوگوں کو رضا کار اور مجاہد لکھ دیتے ہیں ۔ وہ ایسے ضرور تھے مگر بیشتر لوگ آدابِ جوانمردی کے پیرو اور فنونِ حرب سے حیران کن حد تک آگاہ تھے۔ ان ہی باتوں نے فرنگیوں کو آدابِ شاہسواری سیکھنے پر شدّت سے مائل کیا تھا۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کے جوانمردانہ افعال مختلف مآخذ میں مذکور ہیں؛ ایک طرف عیسائیوں کے بادشاہ رچرڈ (شیر دل) کا سفاکانہ کردار ہے کہ جہاں موقع ملا، ہزاروں لاکھوں غیر مسلّح اور معذور مسلمانوں کو بھی تہہ تیغ کر دیا [۴۶] اور دوسری طرف سلطان ایوبی کا کردار ہے ۔ اسلامی اخلاقی تعلیم اور جوانمردی کا مظہر۔ عورتوں، بچّوں، اسیروں، معذوروں اور فرار کرنے والے لوگوں کو تو معاف کرنا ہی تھا۔ مسلّح جنگ جوؤں کو بھی پناہ مانگنے پر امان دے دی اور ان کے مظالم سے صرفِ نظر کیا۔ [۴۷]

خلیفہ الناصر لدین اللہ عباسی اور جوانمردی

نظامِ جوانمردی کو حقیقی شان و شکوہ اور سرکاری حمایت خلیفہ ابو العباس الناصر لدین اللہ عباسی (۵۷۵۔ ۶۲۲ ہجری) کے دَور میں ملی اور اس کے زیرِ اثر تقریباً تین سو سال تک جوانمردی کو سرکاری یا نیم سرکاری

۴۵۔ طبع دوم تہران با مقدمہ از ڈاکٹر عبد المجید بدوی صفحہ ۲۲۲۔

۴۶۔ AGE OF FAITH OXFORD, P. 211

۴۷۔ ایضاً، نیز تمدنِ عرب (فرانسیسی سے) ترجمہ از سیّد علی بلگرامی، آگرہ ۱۸۹۸ء (باب دوم)۔

حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس سلسلے میں وقائع تو بہت ہیں مگر ہم خلاصۂ مطالب لکھنے پر اکتفا کررہے ہیں۔

خلیفہ الناصر کے زمانے میں خلافتِ عباسیہ زوال و انحطاط سے دوچار ہورہی تھی۔ سلاجقہ نے اپنے اثر و رسوخ کو بڑھادیا اور خلیفہ کو ایک "تقدس مآب" شخصیت بنادیا تھا جس کی عملاً کوئی قوت نہ تھی۔ وہ دوسروں کو القابات و خطابات سے نواز سکتا تھا اور بس۔ ادھر سلطان محمد خوارزم شاہ نے دارالخلافہ پر حملہ کرنے کی متعدد دھمکیاں دیں مگر اُسے چنگیز خان سے نبرد آزمائی کرنا پڑ گئی۔ بہر طور دربارِ خلافت اندرونی اور بیرونی خطرات اور عام تشتت سے دوچار تھا۔ خلیفہ الناصر نے دُور اندیشی سے نظامِ فتوت کو مرکزی حیثیت دے کر اپنے اثر و رسوخ کو بحال کرنے کی ایک حد تک کامیاب کوشش کی۔

ابتداء میں خلیفہ نے نوجوانوں کو فتیان کا لباس پہنانا شروع کیا اور ان جوانمردوں کو جوق در جوق صلیبی جنگوں کی طرف بھیجتا رہا۔ چار سال بعد ۵۷۸ھ میں اُس نے خود بھی لباسِ فتوت پہنا، جوانمردی کے سارے آداب بجالایا۔ شیخ مالک بن عبدالجبار حنبلی (م ۵۸۳ھ) کو "پیرِ فتوت" بنا رکھا تھا۔ فتیان میں شامل ہوکر خلیفہ نے اعلان کیا کہ "نظامِ جوانمردی" کو سرکاری حیثیت حاصل ہوگئی۔ فتوت کی ساری جمعیتیں اب خلیفہ کے نام سے منسوب اور اُس کی اجازت سے قائم ہوں گی۔ "فتوتِ ناصری" میں نئی رسوم کا اضافہ کیا گیا۔ پیغام رسانی کی خاطر خاص قسم کے کبوتر پالنا (طیور المناسیب)، خاص قسم کی کمانیں اور تیر رکھنا (رمی البندق) اور خلیفہ کا جاری کردہ لباسِ فتوت پہننا لازمی ہوگیا۔ خلیفہ الناصر نے تمام مسلمان بادشاہوں اور حکام کو حکم دیا کہ وہ یہ آداب اپنائیں اور ان کو رواج دیں۔ بعض امراء مثلاً حلب، حمص اور حماۃ کے امراء نے خطبہ جمعہ میں ایسی آیات پڑھنے کا حکم دیا جن میں اخوت اور ایثار کی تعلیم دی گئی ہے۔[۴۸]

حاکمِ روم، سلطان عزالدین کیکاؤس اوّل (۶۰۷ - ۶۱۶ھ)، اُس کے جانشین سلطان عزالدین کیکاؤس دوم (۶۱۶ - ۶۳۲ھ)، فاتح ہند سلطان شہاب الدین محمد غوری (م ۶۰۲ھ) اور کئی دوسرے بادشاہوں اور امیروں نے خلیفہ الناصر لدین اللہ کے بھیجے ہوئے خرقہ ہائے فتوت (لباس الفتوۃ) پہنے اور یہ رسم پوری اسلامی

۴۸۔ ابوالفداء: تاریخ حوادث بر لبعد ۶۲۲ ہجری طبع استنبول صفحہ ۱۴۳، ماہنامہ وحید شمارہ ۶ سال ۴۶ ۱۳ش ترجمہ از: مظفر بختیار نیز مقالہ از پروفیسر مصطفیٰ جواد "لغۃ العرب"، ۱۹۳۰ء صفحہ ۲۴۲ - ۲۴۳۔

دنیا میں چل پڑی[۴۹]۔ سلاجقہ روم نے جوانمردوں کی تنظیموں کی مدد سے ہی وسط ایشیا کے کفار قراختائیوں کے حملے رفع کئے اور ان کے رئیس تُراک حاجب کو فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور آخر کار ۶۲۲ھ میں اُسے قتل کر ڈالا۔ خلیفہ الناصر لدین اللہ نے عیاروں اور شطاروں کو قتل و غارت سے باز رکھنے کی خاطر ان پر شرعی حدود سختی سے جاری کیں۔ خلیفہ نے غریب پروری، مہمان نوازی اور خیرات کی عملی تعلیم کی خاطر جگہ جگہ سرائیں قائم کیں[۵۰]۔ یہ رسوم سارے ہی اسلامی ممالک میں اپنائی گئیں۔ اس طرح خلیفہ کی وفات (۶۲۲ھ) کے تقریباً ۳۴ سال بعد ۶۵۶ھ/۱۲۵۸ء میں اگرچہ ہلاکو خان منگول کے ہاتھوں بغداد تباہ ہُوا، اور خلافتِ عباسیہ کا خاتمہ ہو گیا مگر نظامِ فتوت کو تا دیر سرکاری سرپرستی حاصل رہی ہے: مصر کے فاطمی خلفاء، ان کے ماتحت امراء اور پادشاہانِ ایران کے توسط سے جوانمردی کی تنظیمات خاصی پُر رونق رہی ہیں اس سلسلے میں فتیانِ پیشہ ور (اصناف) کی سرگرمیوں کا ذکر بھی ضروری ہے اگرچہ ان ہی کے ازدحام نے آخر کار نظام جوانمردی کو زوال سے دوچار کر دیا۔ اور "ہر کمالے را زوالے ہم قرین است"۔

فتیانِ اصنافی

اوپر ذکر ہُوا کہ ابتداء میں دست کاروں اور پیشہ وروں کو فتوت کا اہل نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس بات کے ردِ عمل کے طور پر ایک دن ایسا آیا کہ "اصنافی" لوگوں کو نظامِ فتوت میں ایک خاص مقام دے دیا گیا۔ خصوصاً فتوتِ ناصری کے نفاذ کے وقت سے اور اس کی کیفیت کئی کتابوں میں موجود ہے[۵۱]۔ نظامِ جوانمردی کو تو، جیسا کہ ذکر آ رہا ہے، زوال ہو گیا مگر پیشہ وروں کی فتوت کے آثار از شرق تا غرب اب تک باقی ہیں۔ عرب ممالک، ایران اور مغربی آزاد ممالک میں "اصناف" کو بہت احترام اور اکرام حاصل ہے اور کیا عجب کہ اس بات میں نظام جوانمردی کی تاثیر ہو۔

فتیانِ اصنافی اُمورِ سلطنت میں عیاروں اور شطاروں کی مانند دخیل رہے اور اپنے اثر و نفوذ

۴۹۔ کتاب الفخری از ابن الطقطقی، قاہرہ صفحہ ۱۶۰، ۲۲۴ اور: الجامع المختصر از ابن الساعی جلد ۹، بغداد ص ۲۲۱۔

۵۰۔ زندگانی شگفت آور خلیفہ الناصر لدین اللہ: مجلہ شرق شمارہ ۶ سال ۱۳۱۰ش، تہران۔

۵۱۔ ارباب الطریق (قلمی: از حاج ابراہیم)، فتوت نامۂ قصاب (فارسی)، عیاری نامہ، فتوت نامہ کفش دوز و آشپز (ترکی)۔ تمام قلمی شمارہ ۱۰۵۵، ۲۰۴۶ کتب خانہ مجلسِ شورائے ملی، تہران۔

کے ذریعے سلطنتوں کے تغیّر و تبدّل کا موجب بنے رہے ہیں۔ ایران میں صفویہ سلسلہ کے بانی شاہ اسمٰعیل صفوی متخلّص بہ خطائی (۹۰۶ - ۹۳۰ھ) نے ان کے دستوں کی مدد سے سلطان سلیم عثمانی سے مقابلہ کیا۔ وہ اپنے ترکی اشعار میں "اصناف" کو معاشرہ کا خدمت گزار، غازی اور ابدال کہہ کر خطاب کرتا ہے (یہ فتیان "قزلباش" کہلاتے تھے جس کے معنی "سرخ ٹوپی پہننے والے" کے ہیں۔ شاہ اسمٰعیل کی سرکاری فوج کی وردی میں بھی سرخ ٹوپی شامل کر دی گئی تھی)۔ شاہ عباس کبیر صفوی کے زمانہ میں "حیدری درا ویش" اور "قزلباشوں" میں چل گئی ــ بادشاہ نے قزلباشوں کے خلاف قوت استعمال کر کے ان کو سارے ملک میں پراگندہ کر دیا، اور "لنگر خانوں" پر قدغن کر دی گئی۔ [۵۲]

زوالِ جوانمردی

مسلکِ جوانمردی میں فتور کے ضمن میں یہ شعر بہت مشہور رہا ہے ــ شعر تو سیّد عبدالواسع جبلی گرجستانی (م ۵۵۵ھ) کا ہے [۵۳]۔ مگر حکیم سنائی غزنوی (م ۵۴۵ھ) سے منسوب [۵۴] کرتے رہے ہیں:

منسوخ شد مروّت و معدوم شد وفا   زین ہر دو مانده نام چو سیمرغ و کیمیا

شاعر کی شکایت شخصی ہو سکتی ہے مگر عیّاروں اور شطّاروں کی بعض بدعات اور ناروا حرکات واقعی ایسی ہی تھیں ــ گویا جوانمردی و مروّت کا خاتمہ ہو گیا ہو۔ ابن المعمار حنبلی ان حرکات کو "بدعات السوء" کا نام دیتا ہے۔ رسالہ فتوتیہ مؤلّفہ امیر سید علی ہمدانی میں مرقوم ہے: "........کئی آدمی بندۂ نفس بنے ہوئے اور خواہشاتِ نفسانی کے اسیروں کو اخی اور جوانمرد کا نام دیتے ہیں حالانکہ ان کے روابط کی انتہا منافقت، دشمنی اور خود غرضی کے سوا کچھ نہیں ہے۔" آٹھویں صدی ہجری کا ایک نامور شاعر شیخ رکن الدین اوحدی مراغی (م ۷۳۸ھ) اپنی مثنوی "جامِ جم" [۵۵] میں فتیانِ بدکار کی طرف واضح اشارات کرتا ہے:

ہر کجا خانئے است بند انداز   وبندِ مکرے بگستریده ایست باز

---

۵۲ - سرچشمۂ .... ص ارزش .... ص

۵۳ - دیوان طبع تہران ص ۱۲ (جلد اوّل)۔

۵۴ - دیوان باہتمام مصفا ص ۴۸۔

۵۵ - کلیاتِ اوحدی، صفحہ ۵۶۳ - ۵۶۴۔

از دو رو راست کردہ سبلت و ریش — وز پس جرعه دان و حشیش
کند از شہر چند سلفہ بہ کف ، — بنشاند برابر اندر صف ،
روز در کار سخت بے خور و خفت — در عزب خانہ بردہ شب زر مفت
سُفرہ پُر نان و دیگ پر خوردی — قالب و قلب خالی از مردی

بداعمالی کے علاوہ ، زوالِ فتوت کا بڑا سبب زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات تھے ۔ ایران میں شاہ اسمٰعیل صفوی نے باقاعدہ افواج کی تشکیل کی ۔ عرب ممالک اور ترکی میں بھی ایسا ہی ہوگیا ۔ اس طرح "فتوّتِ ناصری" کی روش پر نسیٔہ فتیان اصنافی کی ضرورت نہ رہی ۔ یورپ کے صنعتی انقلاب نے دست کاریوں اور مختلف پیشوں کی مہارت کو ویسے بھی مجروح کردیا ۔ غرض ان سہ گانہ اسباب: بدعملی ، افواج کی تشکیلِ جدید ، اور صنعتی انقلاب نے جوانمردی کو انتہائی زوال کے دہانے پر لا کھڑا کیا۔[۵۶] عبداللہ مستوفی اپنی تالیف "شرح زندگانی من" (جلد اوّل صفحہ ۴۰۸ ۔ ۴۱۸[۵۷]) میں ایران کے ان جوانمردوں کا ذکر کرتے ہیں جو اس ملک کے مختلف شہروں میں سرگرم عمل تھے خصوصاً مشہد شہر کے داداش (داداش مشہدی یا داش مشدی[۵۸]) اور تہران کے فتیان کے بارے میں اس کتاب میں مفصل معلومات درج ہیں ۔ تہران کے فتیان ، اس مسلک کے سارے آداب کے عامل اور فتوّتِ ناصری کی رسوم مثلاً کبوتر پروری کو اپنائے ہوئے تھے ۔ وہ مہمان نواز ، پاک دامن ، غریب پرور اور بے تعصب تھے ۔ یہ لوگ قاجاریہ خاندان کے آخری دور (بیسویں صدی کے اوائل) تک موجود تھے ۔ اسلامی نظامِ جوانمردی کے مسلک کے بارے میں ان ہی گزارشات پر بطور خلاصہ ہم اکتفا کر رہے ہیں ۔ برِصغیر ہند و پاکستان میں ، اسلامی مرکزِ خلافت سے دُوری کی بنا پر ، غالباً یہ آداب زیادہ مروّج نہیں رہے ۔ ہاں سلطان شہاب الدین محمّد غوری کے لباسِ فتوت زیب تن کرنے ، بعض

---

۵۶ ۔ تفصیل: مجلہ دانش کدہ ادبیات ، تہران ، شمارہ ۴ سال ۱۳۲۵ ش ۔

۵۷ ۔ اس سہ جلدی کتاب کا نام "شرح زندگانی اجتماعی دورہ قاجاریہ" بھی ہے ۔

۵۸ ۔ داداش بھائی کو کہتے ہیں ۔ اسی کا بازماندہ کلمہ "دادا" ہے جو پاکستان میں "عیار نما" معنی رکھتا ہے ۔ خصوصاً بڑے شہروں میں ۔

صوفیہ کا لقب "اخیؒ"[۵۹] ہونے، نیز چند شعراء کے تخلص "فتوّت" اور کام بھی جوانمردانہ ہونے[۶۰] کی وجہ سے امکان ہے کہ یہ رسوم یہاں بھی موجود رہی ہوں۔

راقم الحروف اس سلسلے میں پژوہش کرے گا اور بقول غالب ؎

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

ممکن ہے کہ دیگر حضرات بھی اس سلسلے میں پیش قدمی فرمائیں۔

۵۹۔ مثلاً شیخ سراج الدین عثمان اخیؒ (م ۷۵۸ھ) جو حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء (م ۷۲۵ھ) کے مرید تھے۔

۶۰۔ مثلاً حبیب اللہ فتوّت کشمیری، فتوّت حسین خان "فتوّت" کشمیری اور مرزا ابوتراب فتوّت لاہوری۔ یہ دسویں گیارھویں صدی ہجری کے افراد تھے، ملاحظہ ہو: تذکرہ شعرائے پنجاب صفحہ [illegible] اور تذکرہ شعرائے کشمیر (تکملہ جلد سوم) صفحہ ۱۰۸۷۔ ٭ ٭ ٭